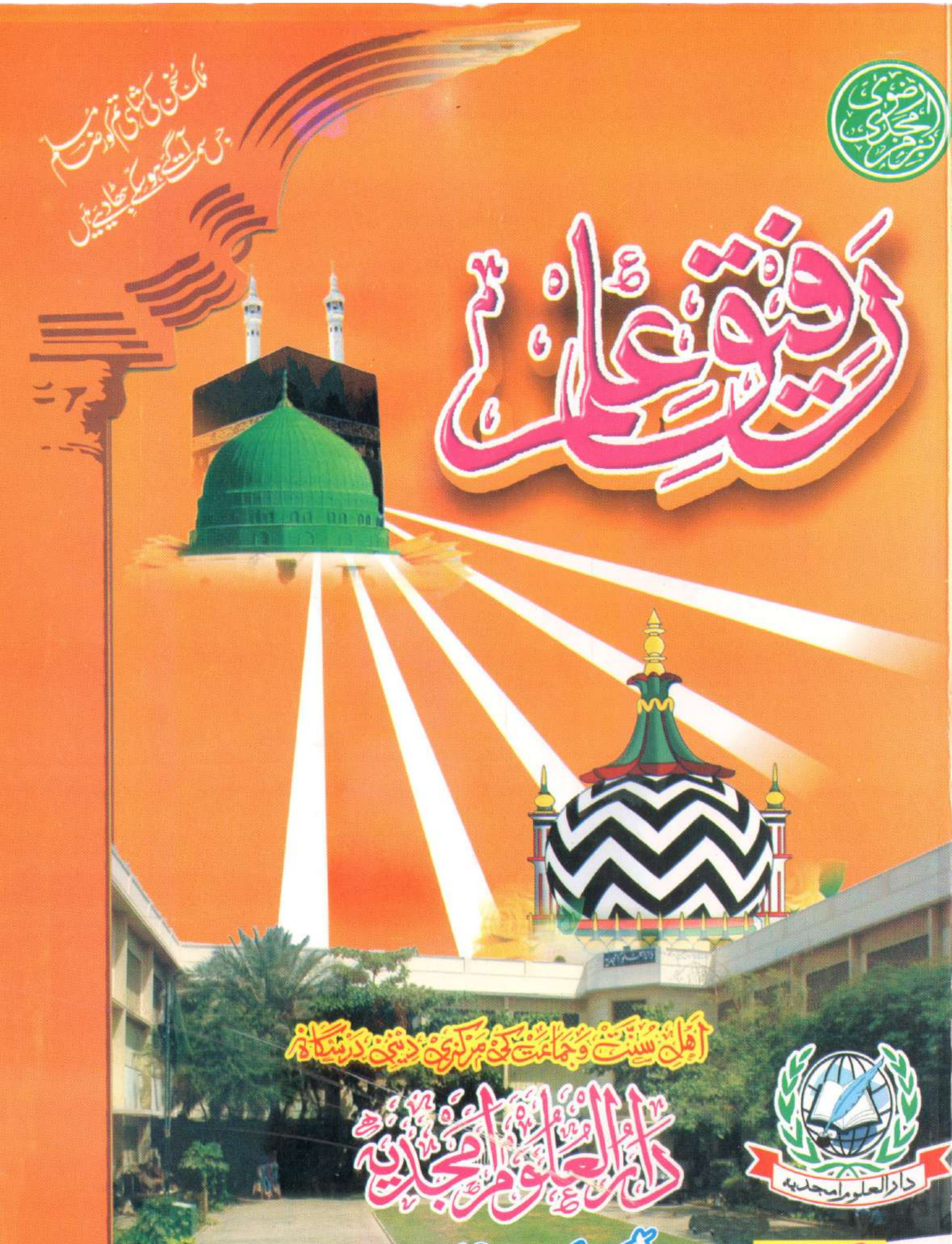

ملکِ سخن کی شاہی تم کو رضا مسلم
جس سمت آگئے ہو سکے بٹھا دیئے ہیں

بزم امجدی رضوی

رونقِ علم

اہلِ سنت وجماعت کی مرکزی دینی درسگاہ

دار العلوم امجدیہ

دار العلوم امجدیہ

شائع کردہ:- بزم امجدی رضوی

فہرست

نمبر شمار	مضامین	اسمائے گرامی	صفحہ نمبر
1	میاں بیوی کب تک؟	شیخ الحدیث محمد اسماعیل ضیائی	06
2	توہین رسالت، ایک اہم مسئلہ	علامہ سید شاہ تراب الحق قادری	12
3	علامہ عبد المصطفیٰ الازہری کی رحلت	علامہ اکرام المصطفیٰ	17
4	امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ	صاحبزادہ فضل کریم	21
5	سیدی قطب مدینہ	علامہ محمد الیاس قادری	22
6	دہشت گردی اور اسلام	علامہ کوکب نورانی	33
7	نکل کر خانقاہوں سے ادا کر رسم شبیری	مفتی عبد العزیز حنفی	60
8	ان کی باتیں یاد رہیں گی	علامہ محمد رفیق عباسی	65
9	الکوکبۃ المضیۃ فی مناقب ابی حنیفہ	علامہ محمد اسحٰق قادری	72
10	رعایا کی خبر گیری	علامہ صوفی محمد حسین نقشبندی	74
11	غیرت مسلم زندہ ہے	مفتی محمد صابر امجدی	75
12	اسلام اور رسک مینجمنٹ	مفتی سید صابر حسین	79
13	طلباء کی تربیت میں علماء و مشائخ کا کردار	علامہ اشتیاق احمد سلطانی	84
14	اخلاق و آداب	علامہ غلام محمد	90
15	مسلمان سائنسدان	علامہ محمد عثمان برکاتی	97
16	توہین رسول کی سزا قتل	علامہ مبارک عباسی	103
17	فقہی خدمات میں خلافت راشدہ کا کردار	مفتی محمد اسماعیل نورانی	110
18	آہ! امت مسلمہ کس حال میں ہے	محمد سعید رضا قادری	118

دہشت گردی اور اسلام

علامہ ڈاکٹر کوکب نورانی اوکاڑوی

دہشت گردی کسے کہتے ہیں؟ کیا دِینِ اسلام میں اس کا کوئی تصور ہے؟ بالترتیب اس کی تفصیل ملاحظہ ہو:

(جنوبی افریقہ کے رِچ اَم گُھن ڈو، نیویارک ٹائمز کے سرگے شمے مانَ، یونی ورسٹی آف کیلی فورنیا، راروائن کے مارک لیوائن، معروف صحافی ربیکا اسکاروف اور مارک ڈیری، افسانہ نگار رچرڈ فورڈ، کوئنز کالج اور گریجویٹ سینٹر کولم بیا یونی ورسٹی کے پروفیسر جان جیریسی، اسرائیلی پارلی منٹ (کنیسیٹ) کے رکن عزمی بشارہ، فرانس کے مشہور فلسفی جین برکمونٹ، لاطینی امریکا کے ناول نگار ایدواردو گلیانو، میسا چوسٹس انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی کے پروفیسر نوم چومسکی، ہندوستان کی انگریزی ناول نگار اروندھتی رائے، ترکی کے ناول نگار اورحان پامک، مصری ڈاکٹر نوال السعداوی، برطانیہ کے صحافی رابرٹ فسک، ایران کے محسن مخمل باف، یونی ورسٹی آف ٹیکساس آسٹن امریکا کے راہل مہاجن، امریکی فری پریس کے کرسٹوفر بولن کی مطبوعہ تحریروں سے کچھ اقتباس ملاحظہ ہوں۔) ''بے گناہ شہریوں کے خلاف طاقت کے ایک ایسے استعمال یا استعمال کی دھمکی کو دہشت گردی سے تعبیر کیا جاتا ہے جو کسی سیاسی یا معاشرتی تبدیلی لانے کی غرض سے ہو۔ کسی حکومت کو دھمکانے خوف زدہ کرنے اور اپنے سیاسی اور معاشرتی مقاصد کو آگے بڑھانے کے لئے اس حکومت کی شہری آبادی یا اس کے کسی حصے کی جان و مال کے خلاف یا تشدد کا غیر قانونی استعمال دہشت گردی ہے۔ حیاتیاتی، کیمیائی یا جوہری ترکیبوں کے علاوہ سیاسی بنیاد پر کیے جانے والے قتل دہشت گردی ہیں۔ ان تمام جنگی جرائم کو دہشت گردی شُمار کیا گیا ہے جن کا دنیا کی اکثر حکومتوں خاص طور پر بڑی طاقتوں نے ارتکاب کیا ہے۔ دہشت گردی یا دہشت گرد کے الفاظ کو پہلی مرتبہ مارچ 1773ء سے جولائی 1794ء تک فرانسیسی حکومت کے برپا کیے ہوئے عہدِ دہشت کے لئے استعمال کیا گیا۔ حکومت مخالف سرگرمیوں کے اظہار کے لئے

دہشت گرد کے لفظ 1866ء میں آئر لینڈ اور 1883ء میں روس کے حوالے سے تحریری شکل میں آیا- دہشت زدگی کی سب سے عام کارروائی وہ اذیت ہے جو حکومتیں خود اپنی شہریوں کو پہنچاتی ہیں- ہتھیاروں کی روزافزوں عالمی تجارت نے جو ہر سطح پر تشدد کو تیز کرتی ہے ایسے لوگوں کی شکایتوں میں اضافہ کر دیا ہے جنہیں تشدد کے خلاف شکایت ہے- سن تیس سے چالیس کی دہائیوں میں زیرزمین کام کرنے والے یہودیوں کو دہشت گرد کہا جاتا تھا- ہمارے چاروں اطراف موجود یہ دنیا اپنے آپ کو ان اصلاحات اور تصورات کے ذریعہ بیان کرنے لگی ہے جن کے مفہوم سے ہم پوری طرح واقف نہیں، دہشت گردی کا تصور بھی ایسا ہی لفظ ہے- اس میں بے پنہاں دَرد و اذیت کا ہم تصور کر سکتے ہیں مگر اس اصطلاح کا مفہوم کیا ہے؟ دہشت گردی کی اصطلاح کی کوئی عالمی طور پر متفقہ تعریف نہیں ہے مگر اس میں بار بار دہرائے جانے والے چند موضوعات ہیں جن میں مندرجہ ذیل شامل ہیں: تشدد جو سیاسی یا سماجی مقصد کے تحت ہو، خوف زدہ کرنے کی کوشش ہو اور اس عمل کا رُخ شہریوں اور دوسرے ایسے لوگوں کی طرف کر دیا جائے جو لڑائی میں شریک نہیں ہیں- دہشت گردی سیدھے سادھے تشدد سے بڑھ کر ہے جس میں صرف دو فریقین کی ضرورت ہوتی ہے، ایک جارحیت کرنے والے یا جارح اور دوسرا اس کا شکار (Victim) - دہشت گردی کے لئے ایک تیسرے فریق کی بھی ضرورت پڑتی ہے، جو ان تمام واقعات سے مرعوب یا خوف زدہ ہو جائیں جو جارحیت کے شکار کے ساتھ پیش آرہے ہیں- دہشت گردی کی کارروائی کا ایک اہم درجہ ان کارروائیوں پر مشتمل ہے جن پر عمل درآمد یا جن کی ہدایت و منصوبہ بندی، براہ راست یا بالواسطہ طور پر ریاست کی طرف سے کی گئی ہو یا پھر ریاست نے اجازت دے دی ہو، چاہے اس ریاست کی اپنی فوج یا پولیس براہ راست ملوث نہ ہو، مگر یہ بعض قاتل دستوں کو تفویض کر دی گئی ہو- اپنے طریقے اور مقصد میں دہشت گردی، انسانی عمل، قانون اور تصادم کے اصولوں کی خلاف ورزی ہے اس کا مقصد ہے حادثاتی و سرسری سفاکی کے مظاہرے کے عمل کے ذریعے سے ہمّت کو توڑنا، غیر انسانی بنانا، تذلیل کرنا اور خوف زدہ کرنا- ایک شخص کے نزدیک جو دہشت گرد ہے وہ دوسرے کے نزدیک آزادی کا سپاہی ہے- اور یہ حقیقت ہے کہ 1980ء کے عشرے میں جب ڈک چینی جیسے سیاست دان نیلسن منڈیلا کو دہشت گرد قرار دے رہے تھے اس وقت امریکی حکومت اُسامہ بن لادن اور اس کے ساتھیوں کو جنگِ آزادی کے سپاہی کہہ کر ان کی تعریف کر رہی تھی- لیکن اس بات کی نشان دہی اب بھی نہیں کی جا سکتی کہ کون دہشت گرد ہے اور کون نہیں؟ فلسطین کے رہ نما یاسر عرفات دہشت گرد تھے اور اب وہ دہشت گرد نہیں- آئر لینڈ کی سن فین (Sinn Fein) کے جیری آدمس اور جنوبی افریقہ کے نیلسن منڈیلا دہشت گرد تھے اور اب وہ بڑے عظیم مدبّر اور رہ نما ہیں- کم از کم تین اسرائیلی

وزرائے اعظم یا تو خود اپنے اعتراف کے مطابق دہشت گرد تھے یا ان پر دہشت گردی کی کارروائیوں میں ملوث ہونے کا الزام قانونی طور پر لگایا جاسکتا تھا۔ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں ہمارے سب سے نئے حلیف، روس کے صدر ولا ڈیمیر پوٹین آج بھی چیچنیا میں ایک ایسی غلیظ جنگ لڑ رہے ہیں جسے شہریوں کے خلاف بہی مانہ مظالم کی وجہ سے دہشت گردی سے تعبیر کیا جاسکتا ہے۔ تیس سال قبل چومسکی نے ہمیں یاد دلایا تھا کہ قومی تحفظ کے نام پر اذیت اور دہشت گردی کے آلات استعمال کرنے والی حکومتوں کی دو تہائی تعداد امریکا کی گاہک ہیں۔ اگر ہم اس اصول پر توجہ دیں کہ دہشت گردوں کو تحفظ اور مالی مدد کون مہیا کر رہا ہے تو ہمیں ایک بار پھر مغربی طاقتیں اور مشرق وسطیٰ اور جنوب میں ان کے حلیف ہی ملزم نظر آئیں گے۔ صرف 1993ء سے 1997ء تک امریکی حکومت نے روئے زمین پر عملاً ہر قوم کو ایک سو نوے ارب ڈالر کا اسلحہ فروخت کیا یا اس کی منظوری دی یا بلا قیمت بانٹ دیا یہی صورت حال چھوٹے پیمانے پر سوویت یونین کی بھی تھی۔ لاطینی امریکا، افریقہ، ایشیاء، مشرق وسطیٰ غرض کوئی بھی جگہ ہو جہاں کہیں بھی دہشت گرد حکومتیں دہشت گردی میں مشغول رہی ہیں وہ ان دونوں اعلیٰ طاقتوں اور ہمارے جی۔8 کے حلیفوں کے تعاون کے بغیر پنپ ہی نہیں سکتی تھیں۔ ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ صلیبی جنگوں اور عدالتی احتساب دونوں کی اجازت براہ راست کلیسا سے ملی تھی۔

1968ء سے جب سے امریکی حکومت نے اس قسم کے اعداد و شمار رکھنے شروع کیے، دنیا بھر میں دہشت گردی کی سات ہزار سے زیادہ بم باری کی وارداتیں ہو چکی ہیں۔ امریکی محکمہ خارجہ نے 30 نام زد بیرونی دہشت گرد تنظیموں کی اور 14 دوسری دہشت گرد تنظیموں کی فہرست بنا کر رکھی ہے۔ امریکی محکمہ خارجہ کے مطابق 1980ء سے 1999ء تک کے عرصے میں دہشت گردی کی کارروائیاں فی سال 300 سے 500 تک رہی ہیں۔ یہ بات تعجب خیز ہے کہ دہشت گردی کی تمام کارروائیوں کا دو تہائی (2/3) حصہ تجارتی اداروں کے خلاف رہا ہے اور یہ تعداد سفارت کار، فوجی یا سرکاری ملازم یا جائیداد سے پانچ گنا زیادہ رہی ہے۔ مزید برآں اگرچہ ذرائع ابلاغ پر دہشت گردی کی خبروں میں غلبہ مشرقِ وسطیٰ کا رہا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ 1999ء میں لاطینی امریکا اور روس کے بعد سب سے زیادہ حملے مغربی یورپ نے برداشت کیے ہیں اور ان میں سب سے زیادہ مقبول طریقہ بم باری کا رہا ہے اس کے بعد آتش گیر بم باری، اغواء، آتش زنی اور ہائی جے کنگ کا نمبر آتا ہے۔

بہر حال امریکی محکمہ خارجہ کے اعداد و شمار گم راہ کن ہیں کیوں کہ کسی حادثے کو بین الاقوامی دہشت گردی کے زمرے میں صرف اس وقت شامل کیا جاتا ہے جب اس میں ایک سے زیادہ ملکوں کے شہری یا علاقے شامل ہوں۔ اسی طرح ملکوں کے اندر کوئی ایسی دہشت گردی جس سے غیر ملکی شہریوں کو

کوئی نقصان نہ پہنچے، شمار میں نہیں لائی جاتی - طاقت ور جماعت کے تشدد کے تجربے نے تاریخی طور پر مظلوموں کو دہشت گردوں میں تبدیل کر دیا ہے - مار کھانے والے بچے بڑے ہو کر پُر تشدد بالغ سزائیں دینے والے والدین بن جاتے ہیں، یہی کچھ لوگوں اور قوموں کے ساتھ ہوتا ہے، جب ان کو مار پڑتی ہے تو وہ جواب میں ہاتھ اٹھانے لگتے ہیں اکثر یہ ہوتا ہے کہ ریاستی دہشت گردی، اجتماعی دہشت گردی کو جنم دیتی ہے - جب حکومت دہشت پر اتر آتی ہے اور وہ بہت بڑی مثال قائم کرتی ہے - مارک سی ہیشہ یہ دلیل دیتے ہیں کہ انقلابی دہشت گردی معاشرتی اور نفسیاتی انتخاب پر مبنی ہوتی ہے - دہشت گرد تبدیل ہوتے رہے ہیں کل کا دہشت گرد آج کا ہیرو ہے - ہم دہشت گردی کی وضاحت نہیں کر سکتے لیکن یہ مغربی اقدار کے لئے خطرہ ہے یہ انسانیت کے لئے بھی خطرہ ہے - دہشت ایک گہرا اور مسلط ہو جانے والا خوف ہے - غیر آئینی جبر و استبداد، یہ اصطلاح صحیح ہے کیوں کہ یہ دہشت گردی کا صحیح رُخ دکھاتی ہے چاہے وہ حکومت کرے یا غیر سرکاری لوگ -

25 اکتوبر 1984ء کو جارج شلز نے جو اس وقت امریکا کے وزیر داخلہ (سیکریٹری آف اسٹیٹ) تھے ، نیو یارک پارک ایوے نیو کے سنا گوگ میں دہشت گردی پر ایک طویل تقریر کی - یہ تقریر سات صفحات پر مشتمل تھی لیکن اس میں ایک جگہ بھی لفظ دہشت گردی کی وضاحت نہیں کی گئی تھی - ہم جو کچھ اس سے سمجھ سکے وہ یہ تھا:

تعریف نمبر 1: "جدید وحشیانہ پن کو دہشت گردی کہتے ہیں -"

تعریف نمبر 2: "دہشت گردی دراصل سیاسی تشدد کی ایک شکل ہے -"

تعریف نمبر 3: "دہشت گردی مغربی تہذیب کے لئے ایک دھمکی کا نام ہے -"

تعریف نمبر 4: "دہشت گردی مغربی اخلاقی اقدار کے لئے ایک خطرہ ہے -"

آپ نے غور کیا کہ ان سب وضاحتوں سے صرف ہمارے جذبات کو اُبھارا جاتا ہے - یہ لوگ دہشت گردی کی تعریف بیان نہیں کرتے اس لئے کہ تعریف بیان کرنے کا مطلب ہے تجزیئے، گرفت یا کسی قسم کی مستقل مزاجی سے وابستگی - یہ دہشت گردی سرکاری مواد کی دوسری خصوصیت ہے -

تیسری خصوصیت یہ ہے کہ تعریف کے فقدان کے باوجود سرکاری حکّام عالم گیر معیاری گفتگو سے باز نہیں آتے -

چوتھی خصوصیت یہ ہے کہ طاقت صرف عالم گیر نہیں ہوتی بلکہ ہمہ گیر ہوتی ہے - ہمیں پتا ہوتا ہے کہ کہاں حملہ کریں - ہمارے پاس یہ معلوم کرنے کے ذرائع ہوتے ہیں - ہمارے پاس معلومات حاصل کرنے کے آلات بھی ہیں - ہم سب کچھ جانتے ہیں - شلز نے کہا "ہم آزادی کے لئے لڑنے والوں اور دہشت گردوں کے درمیان فرق جانتے ہیں - ہم چاروں طرف نظر ڈالیں تو

بتا سکتے ہیں کہ کون کیا ہے؟ (5) سرکاری رویے سے اسباب معلوم نہیں ہوتے - آپ یہ نہیں جان سکتے کہ کسی کے دہشت گرد بننے کی کیا وجہ تھی؟ دہشت گرد ہم سے صرف ہمدردی کی توقع کرتے ہیں - نمبر چھ - دہشت گردی کے خلاف اخلاقی نظریہ بڑا مختلف ہوتا ہے - ہم ان گروہوں کو دہشت گرد گردانتے ہیں جنہیں ہماری سرکار ناپسند کرتی ہے اور ان کی تعریف کرتے ہیں جنہیں ہمارے افسران پسند کرتے ہیں - لہٰذا ذرائع ابلاغ پر دہشت گردی کی وہی نظریاتی چھاپ ہوتی ہے - یہ نقطۂ نظر دوست حکومتوں کی دہشت گردی سے بھی صَرفِ نظر کرتا ہے۔ جس کی ذاتی طور پر میرے لئے بہت اہمیت ہے -

بدقسمتی سے تاریخ طاقت کو پہچانتی ہے کمزوری کو نہیں - لہٰذا تاریخی اعتبار سے غالب گروہوں کی پہچان زیادہ آسان ہے - اس حصے کا میرا آخری نکتہ یہ ہے کہ امریکا کی سرد جنگ کی پالیسی نے دہشت گردی کو مسلسل ہوا دی ہے -ساموزا، باتستا، یہ سب دہشت گرد امریکا کے دوست رہے ہیں - یہ آپ جانتے ہیں اور اس کا سبب بھی جانتے ہیں - ہم اور آپ مجرم نہیں ہیں - سرکاری دہشت گردی نجی بھی ہو سکتی ہے - حکومت اپنے مخالفین کے قتل کے لئے بعض افراد کو معاوضے پر رکھتی ہے -

سب سے زیادہ مہنگی دہشت گردی حکومت کی دہشت گردی ہے - اس کے بعد مذہبی دہشت گردی کا نمبر آتا ہے - حالاں کہ اگر دیکھا جائے تو بیسویں صدی میں یہ دہشت گردی نسبتاً کم ہوئی ہے - اس کے بعد بیماری کی دہشت گردی - ایک تحقیق کے مطابق 50 فی صد دہشت گردی کسی سیاسی وجہ کے بغیر کی گئی تھی - محض جرائم اور مجرمانہ ذہن - ہمارے دور کے فلسطینی دہشت گرد، جو سب سے بڑے دہشت گرد کہلاتے تھے، 1948ء میں ان کو وطن سے محروم کردیا گیا - 1948ء سے 1968ء تک وہ دنیا کی ہر عدالت کا دروازہ کھٹکھٹاتے رہے - انہوں نے ہر ملک کے در پر دستک دی لیکن انہیں بتایا گیا کہ ان کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور عرب ریڈیو کے ذریعے انہیں چلے جانے کا حکم دیا گیا - کوئی شخص سچائی سننے کو تیار نہیں تھا - آخر کار انہوں نے دہشت گردی کا ایک نیا طریقہ ایجاد کیا - وہ ان کا اپنا ایجاد کردہ تھا - اور وہ تھا جہازوں کو اغواء کرنا - زیادہ تر لوگ ابھی تک اس بات پر حیرت کے صدمے میں ہیں کہ وہ انّیس افراد، جنہوں نے ورلڈ ٹریڈ سینٹر کے ٹوئن ٹاورز اور پینٹاگون کا ایک حصہ تباہ کردیا، درمیانی طبقے کے تعلیم یافتہ اور اعلیٰ تربیت یافتہ افراد تھے - انہوں نے امریکا کے مختلف حصّوں میں موجود فلائٹ اسکولوں سے طیارے اُڑانے کی تعلیم حاصل کی تھی - یہ حملہ اس قدر رازداری کے ساتھ اور غیر معمولی ''ہتھیاروں'' کے ذریعے سے کیا گیا کہ سپر پاور کی ساری خفیہ ایجنسیاں بھی اس المیے کو روک نہ سکیں - یہ اغوا کنندگان کوئی اَن پڑھ، انتہائی مایوس اور ناراض نوجوان نہیں تھے جو اپنے جسموں سے چند بم باندھ کر کسی شاپنگ مال میں داخل ہو جائیں، جیسے کہ اور جگہ ہُوا ہے - جو

لوگ اُن اُنّیس افراد کو جانتے تھے، وہ ان کو "عام" "اوسط درجے کے" اور "صحیح دماغ" سمجھتے تھے اور کبھی سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ ایسے ہول ناک کاموں کی صلاحیت بھی رکھتے ہوں گے۔ پچھلے تیس سال میں سلسلہ وار قتل اور قتلِ انبوہ کی سب سے بڑی تعداد ریاست ہائے متحدہ امریکا میں ہے۔ "انسان کا شکار" نامی کتاب میں مصنف ایلیٹ لیٹن نے نکتہ اٹھایا ہے کہ "تناسب کے اعتبار سے امریکا، دنیا کے کسی بھی ملک سے زیادہ" قاتل پیدا کرتا ہے۔ "ہوسکتا ہے کہ ان قاتلوں کے ذاتی، سیاسی اور مذہبی نظریات ہوں مگر یہ نہ تو کسی منظم سیاسی یا مذہبی جماعت کے رُکن ہوتے ہیں اور نہ اُن کی سرگرمیاں کسی پارٹی کے ایجنڈے کا حصّہ، جیسا کہ آج کل دہشت گردوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ دہشت گرد دراصل تضاد کی علامت ہیں، بیک وقت کم زور بھی ہیں اور بہت طاقت ور بھی۔ وہ گم نامی بھی رہنا چاہتا ہے اور یہ بھی چاہتا ہے کہ اپنی برادری کی تاریخ میں ہیرو بن کر رہے۔ موت کی اہمیت کی پیمائش اس زندگی کی اہمیت سے کی جاتی ہے جو ختم ہوچکی ہے۔

قیمتی زندگی کو گھٹیا بنادیا گیا۔

سوویت یونین اور عالمی سوشلسٹ نظام کے زوال کے بعد امریکا بلاشرکت غیرے، دنیا کی واحد سُپر پاور بناہُوا تھا۔ سوویت یونین کے حصے بخرے ہوجانے سے اور مشرقی یورپ کی سوشلسٹ جمہوریاؤں کے ختم ہوجانے کے بعد امریکا کو عالمی سیاست اور دہشت میں کھلا میدان ملاہُوا تھا اور اسے کسی بھی سمت میں کوئی بھی قدم اٹھانے سے کوئی نہیں روک سکتا تھا۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ اس مطلق العنان اور بے لگام طاقت کا مالک بن جانے کے بعد امریکی پالیسی ساز دنیا کے مختلف خطوں میں اپنی پالیسیوں میں توازن اور احتیاط کا مظاہرہ کرتے، جو خود ان کو اپنی بقا اور استحکام کے لئے بھی یکساں طور پر ضروری تھا، لیکن انہوں نے طاقت کے نشے میں سب کچھ بھلا دیا اور ان معروضی حقائق کو سمجھنے کی کبھی کوشش نہیں کی جو امریکا کو دنیا کے ایک بہت بڑے حصّے میں سیاسی علیحدگی کی طرف جارہے تھے اور اس کے لئے ناپسندیدگی اور استرداد کے جذبات کو ہوا دے رہے تھے۔ عالمی سامراجی طاقت کی حیثیت سے امریکا کے سیاسی اور معاشی اثر و نفوذ میں اصل اضافے کا آغاز دوسری عالمی جنگ کے بعد سے ہُوا۔ یہ امریکا ہی تھا جس نے تاریخِ انسانی کی سب سے بڑی دہشت گردی کا ارتکاب کیا اور اس وقت جبکہ نازی اور ان کے ایشیائی اتحادی جنگ ہار رہے تھے اور ان کی فتح کے سارے راستے مسدود ہوچکے تھے، ناگاساکی اور ہیروشیما پر ایٹم بم مار کر لاکھوں بے گناہ جاپانی شہریوں کو جن میں عورتیں اور بچے بھی شامل تھے، موت کے گھاٹ اتار دیا۔ ساری دنیا اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ جاپان کی سرزمین پر امریکی حکّام کی یہ کارروائی صرف ظالمانہ ہی نہیں، بلکہ قطعاً غیرضروری بھی تھی، کیوں کہ نازی اور ان کے اتحادی میدان چھوڑ کر بھاگ رہے تھے۔ سی

آئی اے وہ امریکی ادارہ ہے جو ملک کے اندر بہت کم اور ملک کے باہر بہت زیادہ کام کرتا ہے اور اس ادارے کا بنیادی کام یہ رہا ہے کہ سامراجی مفادات کے تحفظ اور حصول کی غرض سے دنیا بھر میں بالعموم اور تیسری دنیا کے ممالک میں بالخصوص، ہر طرح کی سازشوں کے جال بچھائے جائیں، اگر ضروری ہو تو ناپسندیدہ حکمرانوں اور سیاسی لیڈروں کو قتل کیا جائے، ان کے خلاف مقامی تنخواہ دار ایجنسیوں کے ذریعے تحریکات چلائی جائیں انہیں کسی نہ کسی طور پر اقتدار سے محروم کیا جائے اور ان کی جگہ اپنے پسندیدہ اور تنخواہ دار حکمرانوں کو بدنصیب قوموں کے سروں پر مسلّط کردیا جائے- سوویت یونین اور عالمی سوشلسٹ نظام کے زوال کے وقت تک کی امریکی سی آئی اے کی تاریخ ایسے خوف ناک اور رُوح فرسا واقعات سے بھری پڑی ہے- امریکا نے دنیا کے ہر ملک کی قومی آزادی کی تحریک کی بھرپور مخالفت کی اور اسے ناکام بنانے کے لئے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا- امریکی پالیسی سازوں کا سیاہ نامۂ اعمال ایسے ہی واقعات سے بھرا پڑا ہے- سی آئی اے نے ایشیا، افریقا اور لاطینی امریکا کے ممالک کو ہمیشہ

اپنی شکارگاہ سمجھا- تیسری دنیا کا کوئی ایک ملک بھی ایسا نہیں ہے جس کے بے گناہ عوام کے خون کے چھینٹے امریکی حکمرانوں کے دامن پر موجود نہ ہوں- 1956ء میں جب اسرائیل کو آگے بڑھا کر برطانیہ اور فرانس نے مصر کی قوم پرست حکومت کا خاتمہ کرنے اور نہر سوئز پر اپنے غاصبانہ قبضے کو برقرار رکھنے کی غرض سے مصر پر حملہ کیا، تو امریکا اس کارروائی میں حملہ آوروں کے ساتھ تھا-

کوریا اور ویت نام میں امریکا برسہا برس تک مقامی باشندوں کے خون کی ہولی کھیلتا رہا اور ان دونوں چھوٹے اور کم زور ممالک کی جدوجہدِ آزادی کے بدترین دشمن کا کردار ادا کرتا رہا- یہ بات ثابت ہوگئی کہ سیکیورٹی کا کوئی بھی نظام ایسا نہیں ہے جسے ناکام نہ بنایا جاسکے- جدید ترین ٹیکنالوجی نے جہاں انسان کو عظیم ترین تحفظ فراہم کیا ہے وہیں اس عظیم ترین تحفظ کا توڑ بھی فراہم کیا ہے کیوں کہ ٹیکنالوجی تو انسانی ذہن کی پیداوار اور دریافت ہے اور انسان کو اپنی تخلیق، اپنی پیداوار اور اپنی دریافت پر مکمل عُبور اور غلبہ حاصل ہے- وہ اسے جس طرح سے چاہے استعمال کرسکتا ہے، جس طرح دنیا میں آج تک ایسی کوئی تجوری نہیں بن سکی جسے چور اور ڈاکو کھول یا توڑ نہ سکیں، کیوں کہ اگر تجوریاں بنانے والا انسانی دماغ ہوتا ہے تو وہی انسانی دماغ تجوریاں کھولنے اور توڑنے کی تکنیک بھی تلاش کرلیتا ہے، اسی طرح آج تک سیکورٹی کا کوئی ایسا نظام نہیں بن سکا جو صد فی صد کام یاب ہو، کیوں کہ سیکورٹی کا نظام بنانے والا بھی انسان ہوتا ہے اور اس میں نقب لگا کر اس کو توڑ دینے والا بھی انسان ہی ہوتا ہے- امریکی حکومت ملک کی اندرونی سیکورٹی پر کتنی رقم خرچ کرتی ہے؟ کتنے لوگ موجود ہیں جو رات دن اس کام میں

- راہبائیں (نن) جو لباس پہنتی ہیں وہ مقدس مانا جاتا ہے مگر مسلم خاتون کا سر ڈھانکنا اور حیادار لباس معترضہ ٹھہرایا جاتا ہے- عیسائی مرد و عورت اگر صلیب (کراس) کا نشان گلے میں ڈال کر برسرِ عام رہیں، گلے میں اسی صلیب کی علامت کے لئے ٹائی باندھیں یا بولگائیں، سرِ عام سینے پر کراس بنانے کے لئے انگلیاں گھمائیں تو اُسے ہرگز ناروا نہیں سمجھا جاتا لیکن مسلمان کو دینی و شرعی صورت و سیرت اور لباس و اعمال پر معترضہ قرار دیا جاتا ہے- چرچ کی عمارت پر گھنٹیاں بجیں تو درست ہیں، مسجد سے اذانوں کی آواز بلند کی جائیں تو اسے انہیں ملکوں میں سماعت پر بوجھ نیند کش اور معترضہ قرار دیا جاتا ہے- دوغلے اور دہرے معیار اور سلوک کی جانے کتنی مثالیں ہیں جو ان ملکوں میں نمایاں نظر آتی ہیں جو انسانی آزادی اور انسانی حقوق کے علم بردار کہلاتے ہی نہیں دعوے دار بھی بنتے ہیں- انسان کی تعریف اب ہر حکومت کے نزدیک وہی مقبول ہے جو ان کی خود ساختہ ہے- انسانیت کی درجہ بندی اور حقوق طے کرنا بھی ان کی اپنی اپنی کابینہ کے دائرہ اختیار میں ہیں- کبھی یہی لوگ ظلم و ستم، جور و جفا اور جبر و استبداد کے خلاف احتجاج اور جدوجہد کو انسانی حقوق میں شمار کرتے ہیں اور پھر یہی لوگ حق دار کو مجرم قرار دیتے ہیں- نہ وہ اپنی پہلی رائے کو غلطی گردانتے ہیں نہ ہی دوسرے فیصلے کو غلط جانتے ہیں-

ان اقتباسات سے یہ بھی معلوم ہوا کہ محصولات کا جبری نظام اور غلط پالیسیاں وغیرہ بھی دہشت گردی ہی کا ایک روپ ہیں- یوں اب کون ہے جو دہشت گردی کو عارضی اور مستقل دو مرحلوں میں تقسیم کرے اور حکومتوں حکمرانوں کو مستقل دہشت گرد قرار دے ؟

یہ بحث گورکھ دھندا ہے، انسان، انسان سے الجھتا رہا ہے- ہابیل اور قابیل کا واقعہ ہی بتا دیتا ہے کہ صرف طبعی اور من مانی خواہشات ہی کی پیروی کسی کو انسانیت کی عظمت سے گرا کر شیطانی گراوٹ میں پہنچا دیتی ہے- دین و ایمان سے پوری طرح وابستہ کبھی اس گراوٹ میں نظر نہیں آتے- خالقِ عقل، مارا معبودِ کریم ہے- انسانی قوانین میں سقم ہوتا ہے خدائی فرامین میں نہیں یوں ہم بلاشبہ بلا خوفِ تردید کہتے ہیں کہ اسلام اور دہشت گردی دو متضاد و متصادم باتیں ہیں- کوئی مسلمان کہلانے والا اسلامی تعلیمات کو فراموش کر کے دہشت گردی میں ملوث ہو جائے یہ تو ممکن ہے لیکن دینِ اسلام سے دہشت گردی کا کوئی تصوّر کسی طرح وابستہ کیا جائے یہ ناممکن ہے- اسلام اور ایمان، ان دونوں الفاظ ہی میں سلامتی اور امن واضح ہے اور اسلام میں عدل و انصاف کو ہر سطح پر بنیادی اہمیت حاصل ہے- عدل کے متضاد الفاظ میں ظلم و ستم ہیں اور اسلام میں ظلم و ستم کی کسی طرح کوئی گنجائش نہیں ہے- اسلام اپنے وابستگان کو یہ واضح تعلیم و ہدایت دیتا ہے کہ کسی قوم کی عداوت و دشمنی بھی تمہیں اس بات پر نہ اکسائے کہ تم ناانصافی کرو- اہلِ کتاب کا یہ احوال تھا کہ ان

کے علماء و قاضی رشوتیں لے کر مذہبی شرعی احکام کو بدل دیتے تھے -غریب و امیر کے لئے ان کا سلوک یکساں نہیں تھا - اسلام نے رشوت لینے اور دینے والے دونوں کو جہنم کا مستحق بتایا ہے اور احکام میں امیر و غریب کا فرق نہیں رکھا - فتح مکہ کے دوران بنی مخزوم کی ایک عورت نے چوری کی، بڑے خاندان کی عورت تھی -حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے لوگوں نے کہا کہ رسولِ کریم ﷺ کی بارگاہ میں سفارش کرو کہ اسے معاف کر دیا جائے -حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سفارش کرنے آئے تو رسولِ کریم ﷺ کو یہ سفارش ناگوار گزری - جلال میں فرمایا کہ بنی اسرائیل کی تباہی اسی لئے ہوئی کہ ان کا کوئی صاحبِ ثروت بڑے خاندان کا فرد جرم کا مرتکب ہوتا تو اس سے وہ مواخذہ نہ کرتے نہ ہی اسے سزا دیتے وہی جرم کوئی نادار اور کم زور شخص کرتا تو اسے سخت سزا دیتے - کیا تم حدود الٰہیہ میں دخل دیتے ہو؟ اللہ تعالیٰ کی قسم یاد کر کے فرمایا یہ جرم اگر میری بیٹی سے بھی سرزد ہوتا (معاذ اللہ) تو اس پر بھی شرعی حد جاری کی جاتی - (سنن نسائی) اسلامی تعلیمات میں واضح ہے: رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا: خبردار جس نے ذمّی کافر پر ظلم کیا یا اسے نقصان پہنچایا اس کی طاقت سے زیادہ اس سے کام لیا یا اس سے کوئی تھوڑی سی چیز بھی بغیر اس کی رضا کے لی تو کل قیامت کے دن میں ایسے شخص سے جھگڑوں گا - (ابوداؤد) جس نے کسی ذمّی کافر کو اذیت پہنچائی تو میں اس کا مخالف ہوں اور جس کا میں مخالف ہُوا قیامت کے دن اس کی مخالفت ہوگی - (تاریخ بغداد) ارشاداتِ نبوی (ﷺ) مزید ملاحظہ ہوں-

☆اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت (فرماں برداری، کہنا ماننا) جائز نہیں - اطاعت تو اچھے کاموں ہی میں ہوتی ہے- (مسلم)

☆اسلام میں سختی اور تکلیف پہنچانے کی اجازت نہیں - (ابنِ ماجہ)

☆ہر مسلمان کا سب کچھ دوسرے مسلمان پر حرام ہے - اس کا مال، اس کی آب رُو، اس کا خون، آدمی کے بَد ہونے کو یہ بہت ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کی تحقیر کرے - (ترمذی)

☆مسلمان کو گالی دینے والا اس کے مانند ہے جو عنقریب ہلاکت میں پڑا چاہتا ہے - (مجمع الزوائد)

☆حسد سے بچو کہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو، یا سوکھی گھاس کو - (ابوداؤد)

☆کسی شخص نے اپنے مسلمان بھائی کے بارے میں کوئی بات مشہور کی اور وہ شخص اس (بات) سے بَری ہے جس کا یہ دنیا میں اُس پر عیب لگا رہا ہے تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ جب تک وہ شخص اپنی اس بات کا ثبوت نہ پیش کرے اُسے آتشِ دوزخ میں پگھلائے - (الترغیب والترہیب)

☆حَیا ایمان کا حصہ ہے اور فحش کلامی نفاق کی علامت - (جامع صغیر)

☆ آدمی کی عزت اس کا دِین ہے اور اس کی مروت اس کی عقل ہے اور اس کا حسب اس کا خُلق -(مستدرک)

☆ مومن شریف و عظیم ہوتا ہے اور فاجر (بدعقیدہ و بدکردار) دغا باز و کمینہ ہوتا ہے-(ترمذی)

☆ آدمی پر جسمانی جوڑوں کے برابر صدقہ کرنا واجب ہے-تو ہر دن دو آدمیوں کے درمیان صلح کرانا بھی صدقہ ہے-کسی کی مدد کر کے اس کی سواری پر سوار کرانا بھی صدقہ ہے-سواری پر کسی کا سامان لدھوا دینا بھی صدقہ ہے-اچھی بات کہنا بھی صدقہ ہے-راستہ بتانا صدقہ ہے-راستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹا دینا بھی صدقہ ہے-(بخاری)

☆ علماء (دِین) کے حق کو وہی ہلکا جانے گا جو کھلا منافق ہوگا-(کنز العمال)

☆ جو ہمارے عالم (دِین) کا حق نہ پہچانے وہ میری اُمت سے نہیں-(مُسندِ احمد)

☆ پانچ چیزیں عبادت سے ہیں، مُصحف (کلام اللّٰہ) کو دیکھنا، کعبہ کو دیکھنا، ماں باپ کو دیکھنا، زَم زَم کے اندر نظر کرنا اور اس سے گناہ اترتے ہیں، اور عالم (دِین) کا چہرہ دیکھنا (یعنی ان پانچوں کو محبت و عقیدت سے دیکھنا عبادت ہے)-(جامع صغیر)

☆ بے شک اللّٰہ تعالیٰ بلاوجہ قیل و قال، کثرتِ سوال، اور مال برباد کرنے کو ناپسند فرماتا ہے- (بخاری)

☆ اللّٰہ کی اس پر لعنت ہے جو کسی (شرعی) مجرم کو پناہ دے-(مسلم)

☆ اسلام میں نہ ضرر ہے نہ نقصان پہنچانا ہے، جس نے نقصان پہنچایا، اللّٰہ اس کو نقصان میں مبتلا کرے گا اور جس نے کسی کو مشقت میں ڈالا، اللّٰہ اسے مشقت میں مبتلا کرے گا-(مُسند احمد)

☆ جس کے پاس مومن کی تذلیل کی جائے پھر وہ اس کی مدد پر قادر ہونے کے باوجود اس کی مدد نہ کرے تو اللّٰہ اس کو قیامت کے دن سرِ عام رُسوا کرے گا- (مُسندِ احمد)

☆ جو کسی کے عیب لگانے کو وہ بات بیان کرے جو اس میں نہیں، اللّٰہ تعالیٰ اسے نارِ جہنم میں قید کرے گا یہاں تک کہ اپنے کہے (عیب کے الزام) کی سَند لائے-(مجمع الزوائد)

☆ (کامل) مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں اور حقیقی مہاجر وہ ہے جس نے ان تمام چیزوں کو چھوڑ دیا جن سے اللّٰہ نے منع فرمایا-(بخاری)

☆ وہ شخص مومن نہیں جو طعنہ زنی کرے، بہت لعنت کرے، بے ہودگی سے پیش آئے اور بکواس کرے-(مستدرک)

☆ تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک اپنے مسلمان بھائی کے لئے وہ پسند نہ کرے جو اپنے لئے کرتا ہے-(ابوداؤد)

☆ تم میں جو اپنے بھائی کو نفع پہنچا سکتا ہے تو پہنچائے-(مُسند

احمد)

☆نبی پاک ﷺ نے مومن کو ذلیل ہونے سے منع فرمایا۔(ابنِ ماجہ) (یعنی ایسے کام اور بات سے بچے جو ذلت میں ڈالے

☆جس نے کسی قریبی رشتہ دار کو حاکم بنایا اور لوگوں میں اس سے زیادہ شخص حاکم بننے کے لائق ہے تو اس نے اللہ ورسول اور تمام مومنین کی خیانت کی۔(مستدرک)

☆جو کسی جان دار (انسان یا جان ور) کو مثلہ کرے (شکل و صورت یا حلیہ بگاڑے)اس پر اللہ ،ملائکہ اور بنی آدم سب کی لعنت ہے۔(بخاری)

☆مصافحہ کیا کرو تمہارے سینے سے کینے نکل جائیں گے۔ کنزالعمال)

☆اے لوگو بے شک تم سب کا رب ایک ہے اور بے شک تم سب کا باپ ایک ہے۔سُن لو، کچھ بزرگی نہیں عربی کو عجمی پر، نہ عجمی کو عربی پر، نہ گورے کو کالے پر، نہ کالے کو گورے پر مگر پرہیز گاری سے۔ بے شک اللہ کے نزدیک تم میں بڑے رتبہ والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہے۔(مُسندِ احمد)

☆ اللہ تعالی پر ایمان لانے کے بعد یہ ہے کہ لوگوں (اہلِ ایمان) سے دوستانہ رکھو۔(جامع صغیر)

☆ مجھے لوگوں سے نیک برتاؤ کے لئے مبعوث کیا (بھیجا

) گیا ہے۔(جامع صغیر)

☆ اللہ پر ایمان لانے کے بعد یہ ہے کہ لوگوں (اہلِ ایمان) سے محبت کرو۔(جامع صغیر)

☆زمین والوں پر رحم کرو اللہ تم پر مہربانی کرے گا۔(ابوداؤد)

☆اپنے بھائی (مسلمان) کے سامنے مسکرانا صدقہ ہے۔(ترمذی

☆ نیک سلوک کے کام بُری موتوں، آفتوں، ہلاکتوں سے بچاتے ہیں اور دنیا میں بھلائی والے ہی آخرت میں بھلائی والے ہوں گے۔(طبرانی)

☆بھلائی کے کام بُری آفتوں سے بچاتے ہیں، پوشیدہ خیرات رب کا غضب بجھاتی ہے، رشتہ داروں سے اچھا سلوک عمر میں برکت ہے، اور نیک سلوک صدقہ ہے اور دنیا میں بھلائی کرنے والے ہی آخرت میں بھلائی پائیں گے اور دنیا میں بدی والے آخرت میں بدی دیکھیں گے اور سب سے پہلے جنت میں جائیں گے وہ نیک برتاؤ کرنے والے ہوں گے۔(طبرانی)

☆ آپس میں بُغض وحسد نہ رکھو اور دشمنی نہ کرو اور اللہ کے سچے بندے بن کر آپس میں برادرانہ سلوک رکھو۔(مُسندِ احمد)

☆ اللہ تعالی بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے۔(صحیح مسلم)

☆ جو اپنے بھائی کے کام میں ہو اللہ تعالی اس کی حاجت

رَوائی کرے گا، جو کسی مسلمان کی تکلیف دُور کرے اللہ اس کے بدلے قیامت کی مصیبتوں سے ایک مصیبت اس پر سے دُور کرے گا-(بخاری)

☆ خبردار، بے جا تشدّد کرنے والے ہلاک ہوئے، تین بار یہی جُملہ دُہرایا-(مسلم)

☆ فتنہ سورہا ہے اس کے جگانے والے پر اللہ کی لعنت ہے-(کنز العمال)

☆ مسلمان کو حلال نہیں کہ اپنے بھائی کی لاٹھی (بھی) بغیر اس کی رضا کے لے-(ابن حبان)

☆ نیک ہم نشیں اور بُرے ہم نشیں کی مثال یوں ہے، جیسے ایک کے پاس خوش بو (عطر) ہے اور دوسرا بھٹی والا ہے- خوش بو والا یا تو تجھے خوش بو دے گا یا تو اس سے خریدے گا ورنہ اس سے تجھے خوش بو ہی آئے گی اور دوسرا یا تو تیرے کپڑے جلادے گا یا تو اس سے بُری بُو پائے گا-(بخاری)

☆ بُری صحبت سے بچو کہ تُو اس کے ساتھ پہچانا جائے گا-(ابن عساکر)

☆ آدمی خالص اپنے دوست کے دِین پر ہوتا ہے تو دیکھو کہ کس کو دوست بنا رہے ہو-(ابو داؤد)

☆ جو جس قوم سے محبت رکھے گا اللہ انہی کے ساتھ اس کا حشر کرے گا-(طبرانی)

☆ ساتھیوں میں سب سے بہتر اللہ کے ہاں وہ ہے، جو اپنے ساتھی کے لئے سب سے بہتر ہے اور پڑوسیوں میں اللہ کے نزدیک سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے لئے بہتر ہو-(ترمذی)

☆ اُس بات سے بچو جس سے معذرت کرنی پڑے-(مستدرک)

☆ جو اپنے بھائی کا خط بغیر اُس کی اجازت کے دیکھے وہ بلاشُبہ آگ دیکھ رہا ہے-(مستدرک)

☆ آدمی پر اس چیز کی حفاظت لازم ہے جو اس نے بطور امانت لی یہاں تک کہ اس کو واپس کردے-(ابو داؤد)

☆ پڑوسی کا پڑوسی پر حق یہ ہے کہ بیمار پڑے تو بیمار پُرسی کرے، مرے تو جنازے کے ساتھ جائے اور اگر وہ تجھ سے قرض مانگے تو اسے قرض دے، اور اس کا کوئی عیب معلوم ہو جائے تو اسے چھپائے اور اسے کوئی بھلائی پہنچے تو اسے مبارک باد دے اور کوئی مصیبت اسے پہنچے تو اسے دِلاسا دے اور اپنی دیوار اس کی دیوار سے اتنی اونچی نہ کرے کہ اس کی ہَوا رُک جائے اور اپنے کھانے کی خوش بُو سے اسے ایذا نہ دے مگر یہ کہ اس کھانے میں سے اس کے لئے بھی حصہ رکھے-(کنز العمال)

☆ بے شک قیامت کے دن تمہیں حقوق والوں کو ان کے حق ادا کرنے ہوں گے یہاں تک کہ منڈی بکری کا بدلہ سینگ والی بکری سے لیا جائے گا کہ اسے سینگ مارے-(مسلم

)

☆ جانتے ہو مُفلس کون ہے؟ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی کہ ہمارے ہاں تو مُفلس وہ ہے جس کے پاس مال و زَر نہ ہو- فرمایا، میری اُمّت میں مُفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز روزے زکوۃ لے کر آئے اور دوسرا یوں آئے کہ اسے گالی دی، اسے زِنا کی تہمت لگائی، اس کا مال کھایا، اس کا خون گرایا، اسے مارا تو اس کی نیکیاں اسے دی گئیں پھر اگر نیکیاں نہ رہیں اور حق باقی ہوئے تو ان کے گناہ لے کر اس پر ڈالے گئے پھر جہنم میں پھینک دیا گیا- (مسلم)

☆ آپس میں ہدیہ لیتے دیتے رہو باہم محبت پیدا ہوگی (مؤطا) اور مصافحہ کرو کہ دلوں سے کدورت دُور ہوگی- (طبرانی)

☆ جو چاہتا ہو کہ اس کے رزق میں وسعت اور مال میں برکت ہو وہ اپنے رشتہ داروں سے نیک سلوک کرے- (مسلم)

☆ صلۂ رحمی سے عمر بڑھتی ہے- (طبرانی)

☆ جب کوئی شخص جھوٹ بولتا ہے تو اس کی بدبو کی وجہ سے فرشتہ ایک مِیل دُور ہو جاتا ہے- (ترمذی)

☆ قیامت کے دن سب سے زیادہ گناہ اس شخص کے ہوں گے جس نے بے معنی گفتگو زیادہ کی ہوگی - (الترغیب والترہیب)

☆ جنّت ہر فحش بکنے والے پر حرام ہے- (جامع صغیر)

☆ غیبت زِنا سے بہت سخت ترین (گناہ) ہے- کسی نے عرض کی، یہ کیوں کر؟ فرمایا زانی توبہ کرے تو اللہ قبول فرمالے اور غیبت والے کی مغفرت نہ ہوگی جب تک وہ نہ بخشے جس کی یہ غیبت ہے- (الترغیب والترہیب)

☆ جو دھوکا دے وہ ہم میں سے نہیں- (مسلم)

☆ لوگوں پر ظلم و تعدی نہ کرے گا مگر حرامی، یا وہ جس میں کوئی رگِ ولادت زِنا کی ہو- (کنز العمال)

☆ ظلم قیامت کے دن اندھیروں کا سبب ہوگا- (بخاری)

☆ جو (کسی کی) ایک بالشت زمین غصب کرے گا قیامت کے دن زمین کے ساتوں طبقوں تک اتنا حصہ توڑ کر اس کے گلے میں پھندا ڈالا جائے گا- (مسلم)

☆ جو دیدہ و دانستہ کسی ظالم کے ساتھ اسے مدد دینے چلا وہ اسلام سے نکل گیا- (جامع صغیر)

☆ جو کسی جھگڑے میں ناحق والوں کو مدد دے ہمیشہ خدا کے غضب میں رہے جب تک کہ اس سے باز آئے- (ابن ماجہ)

☆ جس کے سامنے کسی مسلمان بھائی کی غیبت کی جائے اور یہ اس کی مدد پر قادر ہو اور مدد نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے دنیا و آخرت دونوں میں ذلیل کرے گا- (الترغیب والترہیب)

☆ جو لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا شکر ادا نہیں کرتا- (ابو داؤد

☆ جس کے ساتھ کسی نے بھلائی کی اور اس کے پاس اس کے بدلے کے لئے کچھ نہیں مگر اس نے اس کی تعریف کی تو

اس کا شکر ادا کر دیا اور جس نے بھلائی کو چھپایا تو اس نے گویا کفرانِ نعمت کیا-(ابوداؤد)

☆ جو قلیل نعمت کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ کثیر کا بھی ادا نہیں کرے گا-(مُسندِ احمد)

☆ کسی بھلائی کو حقیر نہ سمجھو خواہ تمہاری طرف سے صرف یہ ہی بھلائی ہو کہ تم اپنے بھائی سے خندہ پیشانی کے ساتھ ملاقات کرو-(مسلم)

☆ ایک عورت جہنم میں گئی (صرف) ایک بلّی کے سبب کہ اس نے اُسے باندھے رکھا تھا، بلّی کو نہ خود کھانا دیا نہ اُسے چھوڑا کہ زمین کا گرا پڑا یا جو جان ور اس کو ملتا کھا لیتی-(بخاری)

☆ جان وروں کو باہم لڑانے سے منع فرمایا-(ابوداؤد)

☆ خطا کار کی خیر اس میں ہے کہ توبہ کرے-(ابن ماجہ)

☆ جو کسی مسلمان بھائی کو توبہ کے بعد اس گناہ کا طعنہ دے وہ نہ مرے گا جب تک خود اس گناہ کا مرتکب نہ ہو-(ترمذی)

☆ بے شک شیطان اس سے نا اُمید ہو گیا ہے کہ جزیرۂ عرب کے نمازی اسے پوجیں، ہاں وہاں میں جھگڑے اٹھانے کی طمع رکھتا ہے-(مسلم)

☆ شیطان کو یہ اُمید نہیں کہ اب تمہارے جزیرے میں اس کی عبادت ہو گی- ہاں اعمال میں اس کی اطاعت کرو گے جنہیں تم حقیر جانو کہ اور وہ اسی قدر غنیمت سمجھتا ہے-(مجمع الزوائد)

☆ جب کوئی شخص کسی شخص کی عدم موجودی میں اس کے لئے دعا کرتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے: اور تیرے لئے بھی اسی کے مثل بھلائی ہے-(الکامل لابن عدی)

☆ اے ابنِ آدم! تو جب تک مجھ سے دعا اور میرا امیدوار رہے گا میں تیرے گناہ کیسے ہی ہوں معاف فرماتا رہوں گا-اور مجھے کچھ پرواہ نہیں-(ترمذی)

مجھے اپنا قلم روکنا پڑ رہا ہے ورنہ احادیثِ نبوی (ﷺ) میں اتنی کثرت سے ایسے مضامین ہیں جو ایک عام ذہن والے کو بھی یہ بآسانی باور کرا دیتے ہیں کہ دینِ اسلام کی تعلیمات و ہدایات میں انسانی زندگی کے لئے وہ بہترین رہ نمائی ہے جو نہایت خوش گوار اور خوش حال، پُر امن اور پُر مسرت زندگی کی ضمانت ہے، راستی و آشتی، سلامتی و عافیت، راحت و رحمت اور ہر طرح فوز و فلاح کی ضمانت ہے- وہ دِین جو نماز کے لئے وضو میں مسواک پر زیادہ اُجر سناتا ہے کہ منہ سے بدبو تک نہ آئے تاکہ مسجد میں ساتھ کھڑے ہونے والے دوسرے نمازی کو کراہت محسوس نہ ہو وہ دِین جو حلال جان ور کو بھوکا پیاسا ذبح کرنے سے منع کرتا ہے، وہ دِین جو راہ گزر سے کانٹے دُور کرنے پر ثواب بتاتا ہے تاکہ راہ چلنے والوں کو دُشواری نہ ہو وہ دِین جو جان ور کی جان محض تلف کرنے کے لئے شکار کو پسند نہیں کرتا اور

کسی جان ور کا بھی مُثلہ کرنے (صورت وحلیہ بگاڑنے) کی سختی سے ممانعت کرتا ہے، وہ دِین جو کسی کی عزت، جان، مال کے ناحق معمولی سے نقصان کو گناہ بتاتا ہے، وہ دِین جو غیبت کو زِنا جیسی برائی سے زیادہ سخت بتاتا ہے وہ دِین جو انسانی زندگی کی اتنی اہمیت واضح بیان کرتا ہے کہ جس نے ایک جان بچائی گویا اس نے تمام لوگوں کو بچالیا اور جس نے ناحق ایک جان کو مارا گویا اس نے سب کو مارا، اس پاکیزہ اور سلامتی والے دِین سے دہشت گردی کا تصور ہرگز ہرگز وابستہ نہیں کیا جاسکتا - اسلام میں فی سبیل اللہ جہاد بہت اہم ہے لیکن اسلام میں فتنہ وفساد نہیں ہے بلکہ فتنے کو قتل سے زیادہ سنگین فرمایا گیا ہے- اسلام وہ معاشرہ تعمیر کرتا ہے جس میں ایک انسان دوسرے کا خیر خواہ اور معاون ہے -تعصبات اور عناد سے ہر فرد کو دُور رکھتا ہے- کسی سے محبت ہو تو اللہ تعالی اور اس کے رسولِ کریم ﷺ کے لئے ہو اور بغض ہو تو وہ بھی اللہ اور اس کے رسولِ کریم ﷺ کے لئے ہو- فکر وعمل میں رضائے الٰہی و رضائے رسول ہی بنیاد ہو- وہ اقتباسات جو دہشت گردی کے حوالے سے متعدد مطبوعہ تحریروں سے نقل کئے گئے ہیں ان کے بعد آپ نے چند احادیث نبوی (ﷺ) بھی ملاحظہ کیں- آپ خود بتایئے کہ آپ کا وجدان گواہی نہیں دیتا کہ دنیا کو جائے عذاب بنانے والے وہی لوگ ہیں جو خدائی فرامین اور دِینی تعلیمات و ہدایات سے دُور ہیں اور فی سبیل الشیطان مشغول ہیں- بے داری کا وہ لمحہ جو حقائق آشکار کرتا ہے جب کسی کی زندگی میں آتا ہے انقلاب آفریں ثابت ہوتا ہے- کاش یہ دنیا خونی انقلاب کی بجائے اسی رُوحانی انقلاب کی طرف بڑھے -ہمیں کسی انتظار میں وقت نہیں گزارنا چاہیئے، جو سانسیں اور ساعتیں میسر ہیں ان میں اپنی توانائیاں نیکی و بھلائی میں لگاتے ہوئے خود کو گفتار و کردار سے ہر شَر اور شریر کے لئے دیوار بنا دینا چاہیئے- یاد رہے اس دیوار کی تعمیر اور پختگی صرف ایمان اور تقوی سے مشروط ہے......

☆☆☆☆☆

(مجھ سے اس تحریر میں کسی قسم کی کوئی غلطی ہوئی ہو تو اللہ تعالی سے معافی چاہتا ہوں)